

## 5049- لقطہ یعنی گمشدہ چیز کے احکام

سوال

اگر کسی کو راستے میں مال ملے تو اس کا حکم کیا ہے، کیا اس کے لیے وہ مال اٹھالینا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ سوال لقطہ یعنی گمشدہ اشیاء کے بارہ میں ہے جو کہ فقه اسلامی کے ابواب میں شامل ہوتا ہے۔

لقطہ : مالک سے گمشدہ چیز کو لقطہ یا گمشدہ چیز کہا جاتا ہے۔

اس دین حنفی نے مال و دولت کی دیکھ بھال اور خاٹت کا بھی خیال رکھا ہے اور اس کے بارہ میں احکام بھی بیان کیے ہیں، اور مسلمان کے مال کی خاٹت اور اس کے احترام کو بھی بیان کیا، جس میں لقطہ بھی شامل ہے۔

جب مالک کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ تین حالات سے خالی نہیں ہو سکتی۔

پہلی حالت :

وہ چیزوں کی توجہ کے قابل اور اہم نہ ہو، مثلاً پھرڑی، روٹی، جانور حانکنے والی پھرڑی، پھل وغیرہ، لہذا یہ اشیاء اٹھا کر استعمال کی جا سکتی ہیں اور ان کے اعلان کی کوئی ضرورت نہیں۔

جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بیان ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرڑی، روٹی، اور کوڑا اٹھانے کی اجازت دی ہے) سنن ابو داؤد۔

دوسری حالت :

وہ چیز چھوٹے درندوں سے اپنے آپ کو بچا سکتی ہو، یا تو اپنی مתחامت کی وجہ سے مثلاً اونٹ، گائے، گھوڑا، خپر، یا وہ اڑکرو اپنی خاٹت کر سکتی ہو، مثلاً اڑنے والے پرندے، یا تیز رفتاری کے سبب مثلاً درن، یا پھر ابھی کچلیوں سے اپنا دفاع کر سکتی ہو، مثلاً چینا وغیرہ۔

تو اس قسم کے جانوروں کو پکڑنا حرام ہے اور اعلان کے باوجود اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ اونٹ کے بارہ میں فرمایا تھا :

(آپ کو اس کا کیا اس کے پاس تو پینے کے لیے بھی ہے اور چلنے کی طاقت بھی، پانی پینے اور درن توں کے پتے کھانے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اسے حاصل کر لے) صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

جس نے بھی گمشدہ چیز اٹھائی وہ غلطی پر ہے۔ یعنی اس نے صحیح نہیں کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث میں یہ حکم دیا ہے کہ اسے پکڑانہ جائے بلکہ وہ خود ہی کھاتا پیتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اسے تلاش کر لے۔

اور اس قسم میں بڑی بڑی اشیاء بھی ملک کی جا سکتی ہیں مثلاً: بڑی دیگ، اور ضخمیں لکھیاں اور لوہا، اور وہ اشیاء جو خود ہی محفوظ رہتی ہوں اور ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں اور نہ ہی وہ خود اپنی جگہ سے منتقل ہو سکتی ہیں ان کا اٹھانا بھی حرام ہے بلکہ باولی حرام ہے۔

تیسرا حالت:

گم شدہ اشیاء مال و دولت ہو: مثلاً پیسے، سامان، اور وہ جو چھوٹے درندوں سے اپنی حفاظت نہ کر سکے، مثلاً بھری، گائے وغیرہ کا پچھڑا وغیرہ، تو اس میں حکم یہ ہے کہ اگر پانے والے کو اپنے آپ پر بھروسہ ہے تو اس کے لیے اٹھانا جائز ہے۔

اس کی تین اقسام ہیں:

پہلی قسم: کھانے والے جانور، مثلاً مرغی، بھری، بھری اور گائے کا بچہ وغیرہ، تو اسے اٹھانے والے پر تین امور میں سے کوئی کرنا ضروری ہے:

پہلا: اسے کھانے اور اس حالت میں وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔

دوسرा: اس کے اوصاف وغیرہ یاد رکھے اور اسے بیچ کر اور اس کی قیمت مالک کے لیے محفوظ کر لے۔

تیسرا: اس کی حفاظت کرے اور اپنے مال سے اس پر خرچ کرے لیکن وہ اس کی ملکیت نہیں بنے گی وہ اس نفقة سمیت مالک کے آنے پر اسے واپس کی جائے گی۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھری کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اسے پکڑلو، اس لیے کہ یا تو وہ آپ کے لیے ہے یا پھر آپ کے بھانی کی یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا) صحیح بخاری، صحیح مسلم۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: بھری کمزور ہے وہ ہلاک ہو جائے گی یا تو اسے آپ پکڑ لیں یا پھر کوئی اور پکڑ لے وگرنہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(اس حدیث میں بھری کے پکڑنے کا جواز پایا جاتا ہے، اگر بھری کا مالک نہ آئے تو وہ پکڑنے والے کی ملکیت ہونے کی بنا پر اسے اختیار ہے کہ وہ اسے فی الحال کھانے اور قیمت ادا کر دے، یا پھر اسے بیچ کر اس کی قیمت محفوظ کر لے، یا اسے اپنے پاس رکھے اور اپنے مال میں سے اسے چارہ کھلانے، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کھانے سے پہلے مالک آجائے تو بھری لے جاسکتا ہے)۔

دوسری قسم:

جس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو: مثلاً تربوز، اور دوسرے پھل وغیرہ تو اس میں اٹھانے والے کو مالک کے لیے بہتر کام کرنا چاہیے کہ اسے کھانے اور مالک کو قیمت ادا کر دے، یا پھر اسے بیچ دے اور مالک کے آنے تک اس کی قیمت محفوظ رکھے۔

تیسرا قسم:

اوپر والی قسموں کے علاوہ باقی سارا مال : مثلاً نقدی، اور برتن وغیرہ، اس میں ضروری ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور یہ اس پاس امانت رہے گی اور اسے لوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں پر اس کا اعلان کرنا ہو گا۔

- کوئی بھی گری ہوئی چیز اس وقت تک الحاصل کا ہے جب اسے اپنے آپ پر بھروسہ ہو کر وہ اس کا اعلان کرے گا۔

اس کی دلیل یہ حدیث ہے زید بن خالد حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس کا تحلیل اور رسی کی پہچان کرو اور اس کا ایک برس تک اعلان کرتے رہو گرماں نہ آئے تو اسے خرچ کر لیکن وہ آپ کے پاس امانت ہے اگر اس کا مالک کسی دن تیرے پاس آجائے تو اسے واپس کر دو)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا :

(اسے پکڑ لو اس لیے کہ یا تو وہ آپ کے لیے ہے یا پھر آپ کے بھائی کے لیے اور یا پھر بھیرے کے لیے)۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گشیدہ اونٹ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

(آپ کو اس سے کیا؟! اس کے پاس پینے کے لیے بھی ہے اور چلنے کے لیے بھی وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھاتا پھرے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اسے حاصل کر لے) صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (اس کی تحلیل اور تسمہ کی پہچان کرو) کا معنی یہ ہے کہ : وہ رسی یا تسمہ جس سے رقم اور پیسے کی تحلیل کو بامدھا جاتا ہے، اور عفاص اس تحلیل کو کہتے ہیں جس میں مال و رقم ہوتی ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (پھر ایک برس تک اس کا اعلان کرتے رہو) یعنی لوگوں کے جمع ہونے کی جگہوں بازاروں اور مساجد کے دروازوں کے باہر اور دوسری جمع ہونے والی جگہوں وغیرہ میں اس کا اعلان کرتے رہو۔

(ایک برس) یعنی پورے ایک سال تک، چیزیں کے پہلے ہفتے میں روزانہ اعلان کرے، اس لیے کہ پہلے ہفتے میں مالک کے ڈھونڈتے ہوئے آنے کی زیادہ امید ہے، پھر اس ہفتہ کے بعد وہ لوگوں کی عادت کے مطابق اعلان کرتا رہے۔

(اور اگر یہ طریقہ گزشتہ ادوار میں موجود رہا ہے تو اب اسے آج کے دور کے مطابق اعلان کرنا چاہیے اہم یہ ہے کہ مقصد حاصل ہو جائے کہ حتیٰ الامکان اس کے مالک تک پہنچا جاسکے)۔

- حدیث گشیدہ چیز کے اعلان کے وجوب پر دلالت کرتی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اس کی تحلیل اور تسمہ پہچان لو) میں اس کی صفات اور نشانیوں کی پہچان کرنے کے وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے، تاکہ جب اس کا مالک آئے اور اس کے مطابق نشانی بتائے تو اسے یہ مال واپس کیا جاسکے، اور اگر اس کی بتائی ہوئی نشانی صحیح نہ ہو تو وہ مال اسے دینا جائز نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اگر اس کے مالک کو نہ پائے تو اسے استعمال کرو) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ چیز اٹھانے والا ایک برس تک اعلان کرنے کے بعد اس کا مالک بننے گا، لیکن وہ اس کی نشانیوں کی پہچان سے قبل اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا :

لیعنی اس کی تحلیل، باندھنے والی رسی، مال کی مقدار، اس کی جنس اور کس طرح کا ہے وغیرہ کی پہچان کر لینی چاہیے، اگر ایک برس کے بعد اس کا مالک آئے اور اس کے مطابق نشانی بتائے تو اسے ادا کر دے اس لیے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(اگر اس کا مالک کسی بھی روز آجائے تو اسے وہ مال ادا کرو)۔

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے لفظ یا گشیدہ چیز کے بارہ میں چند ایک امور لازم آتے ہیں:

پہلا: اگر کوئی گری ہوئی چیز پائے تو اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک کہ اسے اپنے آپ پر بھروسہ اور اس کے اعلان کرنے کی قوت نہ ہوتا کہ اس کے مالک تک وہ چیز پہنچ جائے، اور جبے اپنے آپ پر بھروسہ ہی نہیں اس کے لیے اسے اٹھانا جائز نہیں، اگر اس کے باوجود وہ اٹھائے تو وہ غاصب جیسا ہی ہے اس لیے کہ اس نے کسی دوسرے کامال ناجائز اٹھایا ہے اور پھر اس میں دوسرے کے مال کا ضیاع بھی ہے۔

دوسرًا: اٹھانے سے قبل اس کی تحلیل اور تسمہ اور مال کی جنس اور مقدار وغیرہ کی معرفت و پہچان ضروری ہے، تحلیل سے مراد وہ کہا یا بٹو ہے جس میں رقم رکھی گئی ہو، اور (وکائنا) سے مراد وہ رسی یا ڈوری ہے جس سے اس تحلیل کو باندھا گیا اس لیے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پہچان کا حکم دیا ہے اور امر و جوب کا منفاضی ہے۔

تیسرا: ایک برس تک مکمل اس کا اعلان کرنا ضروری ہے پہلے بفتہ میں روزانہ اور اس کے بعد عادت کے مطابق اعلان ہو گا، اور اعلان میں یہ کہے کہ: جس کسی کی بھی کوئی چیز گم ہوئی ہویا اس طرح کے کوئی اور الفاظ، اور یہ اعلان لوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں مثلاً بازار، اور نمازوں کے اوقات میں مساجد کے دروازوں پر اعلان کرے۔

گشیدہ چیز کا اعلان مساجد میں نہیں کیا جائے گا کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئیں اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا ہے:

(جو بھی کسی کو مسجد میں گشیدہ چیز کا اعلان کرتا ہوا سے یہ کہے، اللہ تعالیٰ اس چیز کو تیرے پاس واپس نہ لائے)۔

چوتھا: جب اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے اور اس کے مطابق صفات اور نشانیاں بتائے تو اسے وہ چیز بغیر کسی قسم اور دلیل کے واپس کرنی واجب ہے اس لیے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے۔

اور پھر وہ صفات و نشانیاں قسم اور دلیل کے قائم مقام ہیں، بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کی صفات کا بتانا دلیل اور قسم سے بھی پچھی اور اظہر ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ اصل چیز کا نفع چاہے وہ متصل ہو یا و مفصل واپس کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر مالک اس کی صفات اور نشانی نہ بتائے تو وہ چیزا سے واپس نہیں کرنی چاہیے، اس لیے کہ وہ اس پاس امامت ہے جسے مالک کے علاوہ کسی اور کو دینا جائز نہیں۔

پانچواں: ایک برس تک اعلان کے بعد بھی اگر مالک نہ آئے تو وہ چیز اٹھانے والے کی ملکیت ہو گی لیکن اس میں تصرف سے قبل اس کی صفات اور نشانیوں کی پہچان ضروری ہے تاکہ اگر کبھی اس کا مالک لینے آئے تو اس کی بتائی ہوئی نشانیوں کی پہچان کرنے کے بعد اگر وہ چیز موجود ہو تو واپس کی جائے وگرنہ اس کا بدل یا قیمت ادا کر دی جائے اس لیے کہ مالک کے آنے سے اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی۔

نتیجہ:

لقطہ یا گمشدہ چیز کے بارہ میں اسلام کا طریقہ اور حدایت ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور مسلمان کے مال کی حرمت کی بھی حفاظت ہو اور بذات خود اس چیز کی بھی حفاظت ہونی ضروری ہے۔

اور مجموعی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے خیر و بخلانی پر ایک دوسرا سے کالتعاون کرنے پر ابھارا ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں اسلام کی حالت میں ہی موت سے ہمکار کرے۔ آمین یا رب العالمین۔